روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 30 جولائی 2013ء 20 رمضان 1434 ہجری 30 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 173

رمضان اور قرآن کا ایک خاص تعلق ہے مگر اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے

خدا تعالیٰ کی محبت جب غالب آجاتی ہے تو انسان تمام شرکوں سے آزاد ہو جاتا ہے

والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور صحت سے غافل ہو کر قتل اولاد کے مرتکب نہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جولائی 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جولائی 2013ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الانعام کی آیات 152 تا 154 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں یہ بیان ہوا تھا کہ رمضان اور قرآن کا ایک خاص تعلق ہے مگر اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر بھی غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ یقیناً اس سے انسان کے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی اور اعلیٰ قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے۔ ایسے شخص کی مثال شجرہ طیبہ سے دی گئی ہے۔ فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کے نزول کا فائدہ اس صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیات میں بھی چند احکامات بیان ہوئے ہیں جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے، تقویٰ پر چلنے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں۔ وہ احکامات یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ والدین سے حسن سلوک کرو۔ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یتیموں کے سن بلوغت تک پہنچنے پر ان کے مال انہیں لوٹا دو اور کوئی بہانے نہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ ماپ تول میں انصاف کرو، ہر حالت میں عدل سے کام لو، اپنے عہدوں کو پورا کرو اور پھر یہ کہ ہر حالت میں صراط مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔ فرمایا کہ یہ وہ خاص اور اہم باتیں ہیں جن پر چل کر انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ جس کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ میں شرک کرنے والے کو نہیں بخشوں گا۔ حضور انور نے شرک کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانے میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے اور جب اسباب پر زیادہ انحصار ہو جائے تو پھر انسان اپنے مقصد پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ حضور انور نے ہر قسم کے شرک سے بچنے کی تلقین فرما کر معبود حقیقی یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت اور اسی کی ذات پر توکل کرنے پر زور دیا۔ فرمایا زندہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ ہے، اسی سے دل لگاؤ اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلے میں ہیچ سمجھا جائے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر غالب آجاتی ہے تو پھر تمام قسم کے شرکوں سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہمیں خدا تعالیٰ کی حقیقی اور دائمی محبت نصیب ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں اگلا حکم ہے کہ والدین سے حسن سلوک کرو۔ فرمایا کہ والدین کے ساتھ احسان یہ بھی ہے کہ ان کیلئے ہمیشہ رب ارحمھما ...... کی دعا کرتے رہو اور ان کے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی کسی بات پر اف تک نہ کہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص بدقسمت اور قابل مذمت ہے جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ فرمایا پس ہمیشہ ہمیں والدین کے مقام کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر ان آیات میں اگلا حکم ولا تقتلوا اولادکم ...... ہے یعنی اپنی اولاد کو رزق کی کمی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ فرمایا کہ یہاں قرآنی احکام کی ایک اور خوبصورتی بھی واضح ہوتی ہے کہ پہلے اولاد کو والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا اور پھر والدین کو حکم دیا کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرو، ان کی تعلیم وتربیت کا ایسا خیال رکھو کہ وہ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے مردہ نہ ہو جائیں۔ حضور انور نے قتل اولاد کے بارے میں مزید تشریح فرمائی اور پھر تمام احمدی والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت، انہیں جماعت کے ساتھ جوڑنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ ماں باپ اپنی ترجیحات کی بجائے اپنے بچوں کو وقت دیں۔ ان کی بہترین پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بہرحال والدین پر ہے۔ فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیات میں بیان احکامات میں سے ابھی صرف تین باتیں بیان ہوئی ہیں باقی انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے ان بابرکت ایام میں ان باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دینے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت اسامہؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

اے اسامہ روزے رکھا کرو کیونکہ وہ آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور اگر ممکن ہو کہ موت تجھ پر ایسے وقت آئے کہ تیرا پیٹ خالی ہو تو ایسا ہی کرنا۔

اے اسامہ روزے رکھا کرو کیونکہ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں۔

(بحار الانوار جلد96 صفحہ 258 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی۔ طبع سوم 1983ء)

فوری اطاعت کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفہ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفہ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے۔ یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا یا کیا نہیں تھا۔ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔''

(خطبات مسرور جلد 4 ص 288)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

واقفین نو توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 13 مارچ 2001ء کو وکیل وقف نو کے نام ایک خط میں واقفین نو کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

''پہلا تقاضا تو وقف نو کا اس سے پورا ہوگا کہ ان میں سے زیادہ سے زیادہ مربی بنیں۔''

میٹرک کا رزلٹ آچکا ہے۔ میٹرک پاس کرنے والے واقفین نو کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے محترم وکیل التعلیم صاحب تحریک جدید ربوہ کے نام اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(وکالت وقف نو ربوہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی جوبلی پر

25 جولائی 2013ء

آج سے سو سال پہلے بیج جو بویا گیا
رفتہ رفتہ اِک شجر بن کر وہ ہر سُو چھا گیا

آیا تھا فتحِ محمدؐ بن کے فتح کا نشاں
کامیابی نے قدم چومے، ہوا وہ کامراں

رات کی تاریکیوں میں سجدہ گاہ کو تَر کیا
اُس کی آہوں کو خدا نے آسماں پر سن لیا

مہدیٔ موعود کے احباب بھی آتے رہے
مرکزِ تثلیث میں توحید پھیلاتے رہے

اِن ستاروں کی ضیاء سے روشنی ہونے لگی
اہلِ مغرب سے جدا سب تیرگی ہونے لگی

شہرِ لندن میں جو راشد اوّلیں (معبد) بنی
رہتی دنیا تک رہے گی بن کے عنوانِ جلی

عورتوں نے دے کے زیور باب اک نادر لکھا
جگمگائے گا جبینوں پر یہ اک جھومر سدا

واقفینِ زندگی نے روز و شب ...... کی
گھپ اندھیروں میں بکھیری دینِ حق کی روشنی

اک بشیرِ آرچرڈ نے بن کے احمد کا غلام
پا لیا درگاہِ مولیٰ میں بہت عالی مقام

قدرتِ ثانی کے مظہر بھی یہاں آتے رہے
ہر کسی کو زندگی کا جام وہ دیتے رہے

یہ بنے گا مسکنِ طاہر، تھا کس کو یہ گماں
اور پھر تو بن گیا مرکز خلافت کا یہاں

جلوہ گر نورِ خلافت پھر ہوا کس شان سے
پانچویں مظہر کا آنا بام پر کس آن سے

بن گئی ہے مرکزِ رشد و ہدایت یہ جگہ
نور کا چشمہ رواں ہے روز و شب صبح و مسا

حضرتِ مسرور کی آواز عالَم کی زباں
گونجتی ہے شش جہت میں اب نوائے قادیاں

آ رہے ہیں رفتہ رفتہ اُڑ کے روحانی طُیور
مہدیٔ مسعود کے الفاظ کا تازہ ظہور

آئے گی اک روز مہدی کے حدیقہ میں بہار
''ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار''

عطاء المجیب راشد

رمضان کی دعا

تیرے حضور اے خدا میری ہے یہ دعا
رمضان میں ملے مجھے بس تیری ہی رضا

توفیق دے مجھے کہ عبادت کروں تری
تلاوتِ قرآن ہی میری بنے غذا

ذکرِ خدا سے گھر مرا روشن رہے ہمیش
گزرے تری ہی یاد میں یہ زندگی سدا

اس ماہ کی برکتوں سے ہی دامن بھرے مرا
ہر اک گناہ سے مولیٰ تُو ہی مجھے بچا

مومن کی سب دعائیں مقبول ہوں سبھی
میرے خدا تُو عاصی کی سن لے یہ التجا

خواجہ عبدالمومن

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔ اگر حکمت ہوگی تو تبھی قولِ سدید بھی ہوگا۔ ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے

ایک مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے

قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے

اگر سچائی پر قائم ہوں گے، تقویٰ پر قائم ہوں گے، اپنے اعمال پر نظر ہوگی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی

مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد دہلوی صاحب آف لاہور کی شہادت۔ شہید مرحوم کی والدہ مکرمہ رضیہ کریم صاحبہ کی وفات۔ ہر دو مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 جون 2013ء بمطابق 21 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الاحزاب آیات 71-72 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قول سدید اختیار کرو۔ صاف اور سیدھی بات کرو۔ حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ قول سدید یہ ہے کہ ''وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو۔ اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سرِ مُو دخل نہ ہو۔''
(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 210-209 حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ''اے وے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور وہ باتیں کیا کرو جو سچی اور راست اور حق اور حکمت پر مبنی ہوں۔''

(ست بچن روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 231)

پھر فرماتے ہیں کہ: ''لغو باتیں مت کیا کرو۔ محل اور موقع کی بات کیا کرو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

ان تمام ارشادات میں جو حضرت مسیح موعود نے فرمائے ہیں، یہ واضح ہوتا ہے کہ تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اُس وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں، مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی، فیصلہ کرتے ہوئے بھی، یعنی کسی کے ذمہ اگر کوئی فیصلہ لگایا گیا ہے اُس وقت فیصلہ کرتے ہوئے بھی اور گواہی دیتے ہوئے بھی، گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بات چیت اور معاملات میں بھی اور رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ معاملات میں بھی، کاروبار میں کوئی چیز خریدتے ہوئے بھی اور بیچتے ہوئے بھی، ملازمت میں اگر کوئی ملازم ہے کسی جگہ وہاں کام کرتے ہوئے، اپنی سچائی کو ہمیشہ قائم رکھو اور جس کے پاس ملازم ہو اُس کے ساتھ معاملات میں بھی سچائی کو قائم رکھو۔ غرض کہ روزمرہ کے ہر کام میں اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے منہ پر ایسی بات آئے جو بالکل سچ ہو۔ اُس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ یعنی ایسا ابہام جس سے ہر ایک اپنی مرضی کا مطلب نکال سکے۔ ایسی سچائی ہو کہ اگر اس سچائی سے اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو برداشت کر لو لیکن اپنی راست گوئی اور سچائی پر حرف نہ آنے دو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزمرہ کے معاملات میں اگر ذرا سی غلط بیانی ہو بھی جائے تو فرق نہیں پڑتا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرق پڑتا ہے، تمہارے تقویٰ کا معیار کم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ تقویٰ کا معیار کم ہوتے ہوئے ایک وقت میں غلط بیانی اور جھوٹ کے قریب تک تمہیں لے جائے۔ یا سچائی سے انسان بالکل دور ہو جائے اور جھوٹ میں ڈوب جائے اور پھر خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وجہ سے کہ سچائی پر قائم نہیں ایک انسان ردّ کر دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔

فرمایا کہ قولِ سدید کا یہ بھی معیار ہے کہ جو الفاظ منہ پر آئیں وہ معقولیت بھی رکھتے ہوں۔ یہ نہیں کہ جو اُول شلول ہم نے سچ بولنا ہے، ہم نے بول دینا ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سچی بھی ہوتی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ کہی بھی جائیں۔ وہ معقولیت کا درجہ نہیں رکھتیں۔ فتنہ اور فساد کا موجب بن جاتی ہیں۔ کسی کا راز دوسروں کو بتانے سے رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ تعلقات میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ایک بات ایک موقع پر ایک جگہ پر معقول نہیں، لیکن دوسرے موقع اور جگہ پر یہ کرنی ضروری ہو جاتی ہے۔ مثلاً خلیفۂ وقت کے پاس بعض باتیں لائی جاتی ہیں جو اصلاح کے لئے ہوں۔ پس اگر ایسی بات ہو تو گو ہر جگہ کرنے والی یہ نہیں ہوتی لیکن یہاں آ کر وہ معقولیت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ پس ایک ہی بات ایک جگہ فساد کا موجب ہے اور دوسری جگہ اصلاح کا موجب ہے۔

پھر معقولیت کی مزید وضاحت بھی فرما دی کہ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔ بعض لوگ بات تو صحیح کر دیتے ہیں، اپنے زُعم میں اصلاح کے نام پر بات پہنچاتے ہیں لیکن اُس میں اپنی طرف سے وضاحت کے نام پر حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں۔ یہ پھر قولِ سدید نہیں رہتا بلکہ بعض حالات میں قولِ سدید کا خون ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک صحیح بات ایک آدھ لفظ کی حاشیہ آرائی سے اصلاح کرنے والوں کے سامنے، یا بعض دفعہ اگر میرے سامنے بھی آ رہی ہو تو حقیقت سے دُور لے جاتی ہے اور نتیجۃً اصلاح کا صحیح طریق اپنانے کے بجائے غلط طریق اپنایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اصلاح کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً بعض دفعہ اصلاح نرمی سے سمجھانے یا صَرفِ نظر کرنے یا پھر معمولی سرزنش کرنے سے بھی ہو سکتی ہے لیکن ایک غلط لفظ فیصلہ کرنے والے کو سخت فیصلہ کرنے کی طرف لے جاتا ہے جس سے بجائے اصلاح کے نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ حق کے ساتھ، سچائی کے ساتھ حکمت بھی مدّنظر رہنی چاہئے۔ اگر حکمت ہوگی تو تبھی قولِ سدید بھی ہوگا۔ اور حکمت یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور امن کا قیام ہر سطح پر ہو، یہ مقصود ہو نہ کہ فساد۔

پس اس حکمت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے، موقع اور محل کی مناسبت سے بات ہونی چاہئے۔ یعنی ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے۔ یہ پھر لغویات اور فضولیات میں شمار ہو جائے گا۔ اور یہ صورتِ حال بجائے ایک انسان کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنا سکتی ہے۔ پس ایک مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر باریکی سے اس بات پر نظر ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے انسان پر پڑتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہئے۔'' یعنی جو باریکیاں ہیں تقویٰ کی اُن کو سامنے رکھنا چاہئے۔ ''سلامتی اسی میں ہے کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروانہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی اور طبیعت میں کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر'' پھر ایسا انسان ''ہلاک ہو جائے گا''۔ فرمایا: ''تم اپنے زیرِ نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقائقِ تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 442 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ''سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے'' بہت مشکل کام ہے۔ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے بعض دفعہ سچی بات کہنا بھی انسان کو مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ فرمایا کہ: ''متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ (-) (الطلاق: 4-3) پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصولِ تقویٰ کے لئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے، ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو، جو چاہو گے وہ دے گا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 90۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بہرحال تقویٰ مدّ نظر ہو تو پھر آگے ہر کام انسان کا چلتا ہے، چاہے وہ سچائی ہے یا دوسرے اعمال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ اور یہ قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح جو مرد اور عورت کے بندھن کا اسلامی اعلان ہے اور آئندہ نسل کے جاری ہونے کا ایک سلسلہ ہے، اس میں ان آیات کو شامل فرمایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب خطبة النکاح حدیث 1892)

لیکن جیسا کہ میں نے کہا، اس کا دائرہ صرف گھر تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس سے معاشرے میں فساد بھی پیدا کیا جا سکتا ہے اور امن اور سلامتی بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ پس اس پر جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے اُس طرح عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تمہاری تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کی کوشش، اور قولِ سدید کی جزئیات پر قائم رہنے کی کوشش تمہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ سچائی کے اختیار کرنے سے تمہارے سے پھر نیک اعمال ہی سرزد ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قولِ سدید کی وجہ سے تم لغو باتوں سے بھی پرہیز کرنے والے بن جاؤ گے۔ لغو بات سے پرہیز بذاتِ خود پھر نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے۔ برائیوں سے دور کرتا ہے۔ ایک بڑی مشہور حدیث ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ''آج تم یہ عہد کر لو کہ تم نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولنا'' اگر اس پر عمل کرتے رہے تو فائدہ ہو گا۔ تمہاری برائیاں چھٹ جائیں گی۔ تو اس نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام چھوٹی بڑی برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا پا لیا۔

(التفسیر الکبیر لامام رازیؒ جزء 16 صفحہ 176 تفسیر سورة التوبة زیر آیت نمبر 119 دارالکتب العلمیة بیروت 2004ء)

اور جب انسان برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ اور فعل اُس کو اعمال کے اصلاح کی توفیق دیتا ہے۔ اور یوں وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جو اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہیں اور پھر یہی نہیں کہ جو نیک اعمال اب سرزد ہو رہے ہیں اُنہی کا اجر ہے، بلکہ تقویٰ پر چلنے والے، سچائی پر قائم ہونے والے اپنے گزشتہ گناہوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی بخشش کروا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف تمہارے اعمال کی اصلاح نہیں ہو گی بلکہ (-)۔ تمہارے گزشتہ گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہے، تقویٰ پر قائم رہے، نیکیاں کرنے کی توفیق پاتے رہے، فتنہ و فساد سے بچے رہے، اُن تمام احکام پر عمل کرتے رہے جو اللہ تعالیٰ نے مومن کو حقیقی مومن بننے کے لئے دیئے ہیں، جن کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے تاکیداً اس طرح توجہ دلائی ہے کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرو گے تو حقیقی مومن کہلاؤ گے۔

(ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

اور حقیقی مومن بننے کے نتیجہ میں آئندہ یہ گناہ بھی پھر معاف ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہ آئندہ گناہ انسان کرتا جائے اور خدا تعالیٰ معاف کرتا جائے گا، بلکہ نیک اعمال کی وجہ سے، اصلاحِ نفس کی وجہ سے گناہوں سے دُوری ہوتی چلی جائے گی۔ استغفار کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے گناہوں کے خلاف انسان کو طاقت ملتی ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُم'' تو اس کا یہی مطلب ہے کہ گزشتہ گناہوں سے بخشش اور آئندہ گناہوں کے خلاف طاقت ملتی ہے جس سے پھر اعمالِ صالحہ کا ایک جاری اور مسلسل عمل جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فوزِ عظیم ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے۔

پس فوزِ عظیم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے طاقت مانگنا ضروری ہے۔ اور یہ طاقت استغفار سے ملتی ہے۔ جب یہ طاقت ملے گی تو پھر نیک اعمال بھی سرزد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی فرماتا رہے گا۔ اور پھر ایسے انسان کا اُن حقیقی مومنوں میں شمار ہو گا جو سچائی پر قائم رہنے والے اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے مومنین ہیں۔ پس تقویٰ فوزِ عظیم تک لے جاتا ہے اور فوزِ عظیم حاصل کرنے والے متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! اپنی زندگی کا یہ مقصد بناؤ اگر حقیقی مومن بننا ہے۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود کے بعض اور اقتباسات پیش کروں گا جو سچائی کے اظہار کے بارے میں ہیں کہ کس طرح ہونا چاہئے، کیسے موقعوں پر ہونا چاہئے، اس کی مختلف حالتیں کیا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی اندر سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچا ہے''۔ کسی کی بات کوئی کر رہا ہو، اگر فراست ہو تو سمجھ جاتا ہے۔ فرمایا کہ: ''سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے، وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اُس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔'' شیطان تو ساتھ لگا ہوا ہے، لیکن اگر انسان کے اندر سچائی ہے، اپنا معاملہ اللہ سے صاف ہے تو پھر کوئی فکر نہیں۔ فرمایا کہ ''خدا کو راضی کرے، پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پروا کرے۔'' فرمایا کہ ''ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی موردِ عذاب ہو جاوے۔'' خود انسان غلطیوں میں پڑے تو تبھی عذاب آتا ہے، تبھی سزا ملتی ہے۔ اگر انسان سچائی پر قائم رہے، نیکیوں پر قائم رہے، اعمالِ صالحہ بجا لانے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو تو پھر یہ چیزیں نہیں آتیں۔ لیکن یہ سب کچھ خود نہیں حاصل ہوتا۔ فرمایا: ''مگر یہ سب کچھ بھی تائیدِ غیبی اور توفیقِ الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔'' اللہ تعالیٰ کی تائید ہو گی، اللہ تعالیٰ توفیق دے گا

تو تبھی ہوگا۔ اور پھر اُس کے لئے وہی استغفار اور اللہ تعالیٰ کے لئے جھکنا ہے۔ فرمایا کہ ’’صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔‘‘ انسان بہت کچھ کرتا ہے کہ میں یہ کردوں گا، وہ کردوں گا اور دینی معاملات میں تو بالکل ہی انسانی کوشش نہیں بنا سکتی۔ اللہ کا فضل ہو تو دین کی خدمت کی بھی توفیق ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: ’’صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو (-) (النساء:29) انسان ناتواں ہے، غلطیوں سے پُر ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیداتِ غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنادے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 543۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ دین میں بھی، دنیا میں بھی مشکلات آتی ہیں۔ ہر جگہ اگر سچائی پر قائم ہوگے، تقویٰ پر قائم ہوگے، اپنے اعمال پر نظر ہوگی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ بعض دفعہ عملاً یہ بھی ہوتا ہے لیکن اگر اپنا ظاہر و باطن ایک ہو تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ مشکلات بھی غائب ہو جاتی ہیں اور یہ صرف دشمنوں کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ اپنوں سے بھی سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال سکتا ہے کیونکہ اپنوں میں بھی کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تقویٰ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے انسان بعض دفعہ اپنوں سے بھی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً دنیا میں آجکل انتخابات ہو رہے ہیں۔ مجھے بعض شکایات آتی ہیں کہ ہم نے فلاں کو ووٹ دیا یا فلاں عہدیدار نے پوچھا کہ تم نے فلاں کو کیوں اپنی رائے دی، اُس کو ووٹ کیوں دیا؟ اب جماعتی انتخابات تو ایسے ہیں کہ ہر ایک آزاد ہے، کسی کو پوچھنے کا حق نہیں۔ اگر کسی نے سچائی سے اپنے خیال میں کسی کو بہتر سمجھتے ہوئے ووٹ دیا تو کسی عہدیدار کا حق نہیں بنتا کہ جا کے اُسے پوچھا جائے کہ تم نے کیوں فلاں کو دیا، فلاں کو کیوں دیا؟ یہی اگر انسان میں کمزوری ہو، اپنی بعض غلطیاں ہوں تو ایک دفعہ یہ سچائی کا اظہار ہو جائے تو اگلی دفعہ پھر سچائی کا اظہار نہیں کرتا، کہیں میری غلطیاں اور کمزوریاں نہ پکڑی جائیں۔ یا تقویٰ کی کمی ہو، جیسے بعض لوگ اظہار کر دیتے ہیں کہ ہمیں فکر ہے کہ یہ عہدیدار پھر ہمارے خلاف اپنے دلوں میں رنجشیں نہ رکھیں۔ یہ تقویٰ کی کمی ہے، سچائی کی کمی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر حق سمجھتے ہوئے کسی نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو پھر سچائی یہی ہے، تقویٰ یہی ہے کہ بےفکر رہے۔ ہاں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا تو کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی چل رہی ہوتی ہے اور ایسی رنجشیں رکھنے والوں کو خود بھی اللہ تعالیٰ بعض دفعہ پکڑتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جماعتی نظام کوئی ایسا ہے جس میں جس کا جو دل چاہے، کرتا چلا جائے۔ کہیں نہ کہیں کسی پکڑ میں انسان آجاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بھی قائل ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔ اور دوسری طرف اُن اعمالِ صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمالِ صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزہ ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 499۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اگر جواب طلبیاں شروع ہو جائیں، لوگوں کو خوفزدہ کیا جانے لگے تو یہ بھی فساد کے زُمرہ میں آتا ہے۔ پس یہ انسان کو ہر وقت اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے، اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اعمالِ صالحہ انہوں نے بجالانے ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ یا اپنے اعمال کی اصلاح اُس وقت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متقیوں کی یہ نشانی رکھی ہے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والوں کی یہ نشانی رکھی ہے کہ ہر عمل، چاہے وہ نیک عمل ہو، عملِ صالح نہیں بن جاتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ عملِ صالح نہ ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عملِ صالح بنانے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے، اُس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے، استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے، طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔ لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے۔ جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآنِ شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے۔ اس لیے بار بار یہی حکم دیا ہے کہ اعمالِ صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جاسکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کرلیا ہے۔ لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نِری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لیے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اعمال کی اصلاح صرف ظاہری طور پر علم سے نہیں ہوگی، بلکہ اللہ تعالیٰ اُس وقت اپنے وعدے کے مطابق اصلاح کرتا ہے جب سچائی کو سامنے رکھتے ہوئے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خوف سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لئے یا اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کی جو نشانی بتائی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ کسی علم اور کسی خاص مقام کے ہونے کا آپ نے ذکر نہیں فرمایا۔ پس ہمیں، ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اعمال کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں۔ وہ تو عمل چاہتا ہے۔ اگر کوئی ہر روز تعزیراتِ ہند کی تلاوت تو کرتا رہے مگر ان قوانین کی پابندی نہ کرے بلکہ ان جرائم کو کرتا رہے اور رشوت وغیرہ لیتا رہے تو ایسا شخص جس وقت پکڑا جاوے گا تو کیا اس کا یہ عذر قابل سماعت ہوگا کہ مَیں ہر روز تعزیرات کو پڑھا کرتا ہوں؟ یا اس کو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے۔‘‘ جو قانون جانتا ہے، جو ملکی قانون کو پڑھتا رہتا ہے، صرف قانون پڑھنے سے سزا معاف نہیں ہو جاتی۔ اگر قانون پڑھ رہا ہے اور جرم کر رہا ہے تو فرمایا کہ اُس کو تو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے۔ ’’اس لیے ایک سال کی بجائے چار سال کی سزا ہونی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ اس نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ (-) (الرعد:18)‘‘ یعنی جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔ ’’یہ بالکل سچ ہے۔ عام طور پر بھی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔ یہانتک کہ کوئی گھوڑا بیل یا گائے، بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو، کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آسکتا تو پھر اس کا آخری علاج ہی ذبح ہے۔‘‘ پس یہ غور کرنے والے فقرات ہیں۔ فرمایا کہ ایسا ذبح ہی ہو جاتا ہے اور پھر جو ذبح کرنے والا سمجھ لیتا ہے، مالک سمجھ لیتا ہے کہ اور نہیں تو دو چار روپے کی کھال ہی بِک جائے گی اور گوشت کام آجائے گا۔ ’’اسی طرح پر جب انسان خدا

تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 611-612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہر ایک کو، ہر احمدی کو، ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔ یہ اعزاز، یہ عہدہ، یہ خدمت کا فائدہ تبھی ہے جب دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی سوچ ہو، نیک نیتی ہو، اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ ہو اور سچائی پر قائم رہنے والا انسان ہو، تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

فرمایا: ’’غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدر ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ اُن میں اور اُن کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔ وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے، ہمسایوں پر رحم کرتا ہے، شرارت نہیں کرتا، جھوٹے مقدمات نہیں بناتا، جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا، بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والا بنائے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ ہمیشہ ہمارے سے وہ اعمال سرزد ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے، ہم حقیقت میں اُس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی ہوں اور آپ کے مددگار بھی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر رہے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ لاہور پاکستان میں، ہمارے ایک احمدی بھائی کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں پھر نمازِ جنازہ بھی انشاء اللہ جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان شہید بھائی کا نام مکرم جواد کریم صاحب ہے جو مکرم کریم احمد دہلوی صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گرین ٹاؤن ضلع لاہور میں رہتے تھے۔ 17 جون کو چار نامعلوم افراد نے مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد صاحب کے گھر کے اندر گھس کر فائرنگ کر کے ان کو شہید کر دیا۔ جو تفصیلات ہیں ان کے مطابق یہ گرین ٹاؤن لاہور میں اپنے مکان کی اوپر کی منزل میں رہائش پذیر تھے اور نچلی منزل میں ان کے بڑے بھائی امتیاز عدنان صاحب رہتے تھے اور والدہ بھی رہتی تھیں۔ کہتے ہیں رات تقریباً پونے آٹھ بجے کے قریب چار نامعلوم افراد گھر میں آئے۔ دو باہر کھڑے رہے اور دو اندر گیراج میں چلے گئے اور وہاں شاید انہوں نے کریم صاحب کو بلایا۔ بہرحال گیراج والوں کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ اسی اثناء میں ایک حملہ آور نے ان پر فائر کیا اور گولی دل پر لگی اور آر پار ہوگئی۔ شور سن کے ان کے بھائی بھی جو نچلی منزل میں تھے، باہر نکلے تو حملہ آوروں نے ہوائی فائر کیا اور یہ کہتے ہوئے کہ اب تمہاری باری ہے وہاں سے چلے گئے، فرار ہو گئے۔ ہسپتال لے جایا گیا لیکن اس سے پہلے راستے میں ہی انہوں نے جامِ شہادت نوش فرما لیا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑنانا حضرت حکیم محمد حسین صاحب آف بلوگڑ دہلی بھارت کی بیعت سے ہوا تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ ان کے پڑدادا اعجاز حسین صاحب مرحوم نے خط کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی لیکن دستی بیعت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس طرح ان کے جو پڑنانا تھے وہ (رفیق) تھے۔ ان کے دادا مکرم بابو نذیر احمد صاحب دہلی میں لمبا عرصہ امیر جماعت رہے ہیں۔ شہید مرحوم کی عمر تینتیس سال تھی۔ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔ اپنا کاروبار کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ ڈاکٹر ہیں، ان کا اپنا کلینک ہے۔ کلینک کے انتظامی معاملات بھی شہید مرحوم کے ہی سپرد تھے۔ انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ چھوٹوں بڑوں کا ادب کرنے کا ان میں خاص امتیاز تھا۔ مخلص انسان تھے۔ ہر کسی سے تعاون کرتے تھے۔ ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کا گھر لمبے عرصے تک نماز سینٹر بھی رہا۔ چھوٹی عمر سے ہی زعیم حلقہ تھے، پھر مقامی طور پر بھی اور ضلع کی حیثیت میں بھی خدام الاحمدیہ کے کام کرتے رہے۔ والدہ مرحومہ نے شہادت کے دن ذکر کیا کہ جواد کریم نے اپنا ایک خواب مجھے سنایا تھا کہ چند لوگ مجھے مار رہے ہیں اور بڑا بھائی میرے پاس کھڑا ہے، مجھے نہیں بچاتا۔ تو موقع پر بھی اس طرح ہی ہوا کہ جب ان پر فائرنگ ہو رہی تھی بڑا بھائی باہر نکلا اور بچا نہیں سکا۔ ایک لحاظ سے اس طرح بھی خواب پوری ہوگئی۔

چندہ کے معاملے میں بھی بہت کھلے دل کے تھے اور دوسروں کو بھی تحریک کیا کرتے تھے۔ اپنے بھائی کو شہادت سے ایک دن قبل کہا کہ یاد رکھو کہ اگر مَیں فوت ہو جاؤں تو میرا حساب کتاب صاف ہے اور میں بقایادار نہیں ہوں۔ میں نے سارا حساب صاف کر دیا ہے۔ صدر صاحب حلقہ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے کے ایک ممبر جو چندے کی ادائیگی میں ذرا سست تھے، شہید مرحوم نے مسلسل ان سے رابطہ رکھا اور نہ صرف ان کو چندے کے معاملے میں چست کیا بلکہ نظامِ وصیت میں بھی شامل کروایا۔ شہید مرحوم کی اہلیہ محترمہ ہیں اور تین چھوٹے بچے ہیں، جن کی عمریں یہ ہیں، بیٹی ہے ھبۃ الجواد، چھ سال کی ہے۔ اور طلحہ جواد تین سال، اور صفوان جواد چار ماہ۔ ان کے ایک بھائی ہیں۔

شہادت کے وقت ان کی والدہ زندہ تھیں لیکن تدفین کے لئے جب ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا تو پیچھے سے والدہ کو بھی ہارٹ اٹیک ہوا۔ اُن کی بھی وفات ہوگئی۔ رضیہ کریم دہلوی صاحبہ جو حکیم محمد احمد دہلوی صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں، شہید مرحوم بیٹے کی شہادت کے کچھ دیر بعد، جب ربوہ جنازہ پر گئے ہوئے تھے، ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی بھی وفات ہوگئی۔ رضیہ کریم صاحبہ کے والدین دہلی سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ پہلے خانیوال میں رہے، پھر شادی ہوئی تو یہ لاہور آ گئیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ سکول میں ہیڈ مسٹریس تھیں۔ ریٹائر تھیں۔ 1947ء میں ان کی پیدائش ہوئی تھی اور یہ اپنے حلقے کی سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی تھیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی جماعتی کاموں میں آگے لانے میں ان کا بہت ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ اور شہید مرحوم اور ان کی والدہ کی جو اولاد ہے اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور جماعت سے ان کا پختہ تعلق قائم کرے۔ میں نے تعزیت کا پیغام جب بھیجا تھا تو شہید مرحوم کے جو ایک بھائی ہیں، انہوں نے کہا کہ جماعت کے لئے تو ہماری جان ہر وقت حاضر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے میں کوئی کسی قسم کی بھی بزدلی پیدا نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت بھی رکھے اور جہاں جرأت عطا فرمائے وہاں اپنے فضل سے ہی اپنی حفاظت کے حصار میں ان سب کو رکھے۔

جیسا کہ میں نے کہا جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ جنازہ غائب ادا کروں گا۔

میرے والدین کا عشق قرآن

صوبیدار سراج الدین صاحب اور صادقہ ثریا صاحبہ کی زندگی کا محور

ح۔ش

جب سے آنکھ کھلی اپنے گھر میں صبح و شام قرآن کریم پڑھتے پڑھاتے ہی دیکھا۔ والدہ محترمہ صادقہ ثریا اور والد گرامی صوبیدار سراج الدین دونوں ہی میں عشق قرآن کا اپنا ہی رنگ تھا جس کا میرے دل اور روح پر گہرا اثر ہے۔

والدہ صاحبہ صبح کے وقت ناشتہ بنا رہی ہوتی تھیں اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی چوکیوں پر بچے بیٹھے ہوتے تھے اور ایک ایک بچے کو پاس بلا کر سبق دیتیں اور پھر باری باری یہ سلسلہ جاری رہتا۔ یہاں تک کہ بچوں کے سکول کا وقت ہو جاتا اور عصر کے بعد پھر مغرب سے قبل تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ اور یہ تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہتی تھی کہ نماز اور دعائیں وغیرہ اور آتے جاتے سلام کی عادت اور بچے آپس میں پیار اور محبت سے بیٹھیں قاعدہ یسرنا القرآن ناظرہ اور باترجمہ پڑھنے والے بچے بچیاں لجنہ و ناصرات سب اس درس گاہ سے فیض یاب ہوتے تھے۔ گھر میں ایک عجیب رونق اور برکت کا سماں ہوتا تھا۔ آپ نہایت پیار اور رعب سے بچوں کو کنٹرول کرتی تھیں۔

اپنے والد گرامی کو بھی مردوں خدام و انصار کو قرآن کریم پڑھاتے دیکھا۔ وہ بیت میں اعلان کر دیتے تھے بلکہ نوجوان لڑکوں کو پکڑ کر پاس بٹھا کر سمجھاتے کہ میں عصر کے بعد یا مغرب کے بعد آپ کو وقت دینے کے لئے تیار ہوں قرآن کریم پڑھو۔ ترجمہ سیکھو۔ بچیوں کو گھروں میں جا کر بھی پڑھاتے رہے۔ خود پہلے گھر سے پڑھ کر جاتے تھے۔ بچیوں کو سورہ کہف، سورہ یٰس وغیرہ بھی یاد کرواتے۔ نیز بچیوں کے لمبے ناخن بھی کٹواتے کہ آپ نے خدا کے کلام پر رکھنے ہیں۔ اپنے شاگردوں سے بچوں کی طرح محبت کرتے اور آمین پر قرآن کریم کا تحفہ دیتے۔ آج میرے والدین کے درجنوں شاگرد بلکہ ربوہ آنے سے قبل تلونڈی کھجور والی اور باندھی میں درجنوں غیر از جماعت شاگرد بھی موجود ہوں گے۔

یہ سب برکت محمد مصطفی ﷺ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود اور ان کے خلفاء اور قادیان کی بستی کی نیک تربیت کا نتیجہ ہی تو ہے۔ خدا تعالیٰ میرے پیارے والدین پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور نعمتوں والی جنتوں میں ان کو جگہ عطا فرمائے جن کے دل دنیا کی ملونی سے کلیۃً خالی تھے۔ نماز قرآن اور ذکر الٰہی یہ ان کی غذا تھی۔ خوش مزاج محبت کرنے والی ماں اور آنحضور ﷺ کی متابعت میں بیٹیوں سے بے حد محبت کرنے والا باپ دنیا میں کسی خوش نصیب کو ہی ملتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں ہماری نسلوں میں یہ فیض جو ہمارے بزرگوں نے حضرت اقدس سے حاصل کیا۔ وہ تاقیامت ہماری نسلوں میں جاری و ساری رہے اور تاقیامت ہماری نسلیں خلافت کے دامن سے چمٹی رہیں۔ آمین (ہمارے نانا جان حضرت میاں خیر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے انہوں نے 1906ء میں بیعت کی۔)

میرے استاد کی عظمت نے کئے ہیں زہرہ
میرے افکار کی راہوں میں ستارے روشن

علمی و ورزشی مقابلہ جات سال 14-2013ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو اٹھارہویں سالانہ علمی مقابلہ جات و بارہویں سالانہ ورزشی مقابلہ جات 7,6 جولائی 2013ء کو جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

علمی مقابلہ جات میں شمولیت کیلئے اضلاع کو تجنید کے حساب سے تین کیٹیگریز (Categories) میں تقسیم کیا گیا تھا۔ 500 سے کم تجنید والے اضلاع کی طرف سے زیادہ سے زیادہ 4 اطفال، 500 سے 1000 کے درمیان تجنید والے اضلاع سے 8 اطفال، جبکہ 1000 سے زائد تجنید والے اضلاع کی طرف سے زیادہ سے زیادہ 12 اطفال کو شامل کروانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

6 جولائی کو محترم اسفند یار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت نے پروگرام کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور اس کے ساتھ ہی مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا۔

دوران پروگرام علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، تقریر اردو، تقریر اردو فی البدیہہ، تقریر انگریزی، مضمون نویسی، حفظ قصیدہ، دعوت الی اللہ اور پرچہ وقف نو کے مقابلے معیار کبیر اور معیار صغیر کے الگ الگ کروائے گئے جبکہ پرچہ خطبات امام، حفظ ادعیہ، حفظ قرآن، پرچہ مطالعہ تشحیذ الاذہان، انعامی وظیفہ اطفال، مطالعہ کتب، بیت بازی اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات کا ایک ہی معیار رکھا گیا۔

ورزشی مقابلہ جات میں والی بال، رسہ کشی، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، ریلے ریس، دوڑ تین ٹانگ، کے ٹیم ایونٹس اور دوڑ 100 میٹرز، دوڑ 400 میٹرز، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، ثابت قدمی، کلائی پکڑنا اور بوری ریس کے انفرادی مقابلے شامل تھے۔ انفرادی ورزشی مقابلہ جات معیار صغیر و کبیر کے الگ الگ کروائے گئے۔

پروگرام کی اختتامی تقریب 7 جولائی کو کمیونٹی ہال جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تھے۔ آپ نے پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال اور نمایاں کارکردگی دکھانے والے اضلاع و علاقہ جات میں انعامات تقسیم فرمائے اور اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ پررونق اور بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام مہمانان کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ امسال 45 اضلاع سے 282 اطفال اور 60 نگران صاحبان نے شمولیت کی۔

امسال علمی مقابلہ جات میں کیٹیگری A میں اول ضلع لاہور، کیٹیگری B کراچی، کیٹیگری C عمرکوٹ اور مجموعی طور پر اول ضلع ربوہ قرار پایا۔ اسی طرح معیار صغیر میں مثالی طفل عزیزم سید عطاء الرافع کراچی اور معیار کبیر میں مثالی طفل عزیزم حافظ اویس احمد ربوہ قرار پائے۔

ورزشی مقابلہ جات میں اول علاقہ ربوہ قرار پایا۔ معیار صغیر میں بیسٹ ایتھلیٹ عزیزم توصیف احمد ربوہ اور معیار کبیر میں بیسٹ ایتھلیٹ عزیزم عامر مقصود لاہور اور عزیزم علیم اللہ ربوہ قرار پائے۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

ضرورت ٹیچر و سٹاف

نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز (انگلش میڈیم) میں انگلش، سائنس، فزکس، کیمسٹری اور مطالعہ پاکستان کی ٹیچرز کی اور اسسٹنٹ لائبریرین اور اسسٹنٹ کیمسٹری لیب کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم B.A انگلش لٹریچر اور B.Sc جبکہ فزکس، کیمسٹری اور مطالعہ پاکستان کی ٹیچرز کیلئے تعلیمی قابلیت کم از کم ماسٹرز ہونا ضروری ہے۔ اسسٹنٹ لائبریرین کیلئے ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی اور کیمسٹری لیب اسسٹنٹ کے لئے کم از کم F.Sc ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ جلد از جلد ادارہ ہذا میں جمع کروا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

اپرنٹس شپ برائے نرسز

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 15۔اگست 2013ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس، فون نمبر اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B پیپر کا تحریری امتحان ہو گا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہو گا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہو گا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

برگر کا نام رائفل اور سینڈوچ کا نام پستول

لبنان کے شہر بیروت میں ایک ایسا ملٹری تھیم ریسٹورنٹ قائم کیا گیا ہے جہاں برگر کا نام رائفل اور سینڈوچ کا نام پستول ہے۔ Buns and Guns نامی اس ریسٹورنٹ کا بیرونی دروازہ کسی جنگی مورچے کا منظر پیش کرتا ہے جبکہ میزائل کی شکل کے مینیو میں شامل تمام کھانوں کے نام بھی مختلف ہتھیاروں سے منسوب کئے گئے ہیں۔ اس منفرد ریسٹورنٹ کے شیف کمانڈو کا لباس اور جنگی خود پہن کر کھانا تیار کرتے ہیں اور ریسٹورنٹ کی آرائش ہتھیاروں کی تصاویر اور میزائل اور دستی بموں کی اشکال کی آرائشی اشیاء سے کی گئی ہے۔

(روزنامہ جنگ 10 جولائی 2013ء)

ایک ساتھ دانت صاف کرنے کا عالمی ریکارڈ

نائیجیریا میں تین لاکھ سے زائد طالب علموں نے ایک ساتھ دانت صاف کرنے کا عالمی ریکارڈ بنا ڈالا۔ نائیجیریا کے شہر لاگوس میں قائم کئے جانے والے اس ریکارڈ میں چھ سو سکولوں کے طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ نائیجیرین ڈینٹل ایسوسی ایشن کی جانب سے منعقد کی گئی اس کوشش کا مقصد دانتوں کی صفائی کا شعور اجاگر کرنا تھا جس نے 2007ء میں بھارت میں ایک لاکھ ستتر ہزار افراد کا بنایا گیا گزشتہ ریکارڈ بھی توڑ ڈالا۔

(روزنامہ جنگ 10 جولائی 2013ء)

مکاؤ جوئے کا عالمی مرکز

چین کا جزیرہ مکاؤ جوئے کا عالمی مرکز بن گیا ہے جس نے امریکی شہر لاس ویگاس کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مکاؤ میں واقع جوئے خانوں میں کام کرنے والے افراد کی تنخواہوں کا معیار لاس ویگاس سے بہتر ہے۔ اس جزیرے پر ہر ماہ اوسطاً ڈھائی لاکھ سیاح تفریح کیلئے آتے ہیں اور چکا چوند روشنیوں اور جگمگاتے ناموں والے جوئے خانوں میں اپنی دولت سے قسمت آزماتے ہیں۔ مکاؤ بظاہر چین کا حصہ ہے لیکن اس کی اپنی کرنسی ہے جو پٹا کا کہلاتی ہے۔

سب سے بڑے ہیومن نیشنل فلیگ کا عالمی ریکارڈ

روس میں دنیا کا سب سے بڑا ہیومن نیشنل فلیگ بنانے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا گیا ہے۔ سمندر پر تعمیر کردہ ایک پل کے اوپر 26 ہزار 9 سو 4 روسی افراد نے یہ عالمی کارنامہ کامیابی سے سرانجام دے کر پاکستان سے دنیا کے سب سے بڑے ہیومن نیشنل فلیگ بنانے کا عالمی ریکارڈ بھی لے لیا ہے جو 21۔ اکتوبر 2012ء کو لاہور کے نیشنل ہاکی اسٹیڈیم میں 24 ہزار 2 سو پاکستانیوں نے مل کر بنایا تھا۔

(روزنامہ جنگ 10 جولائی 2013ء)

گیند کے ذریعے پانی پر قلابازیاں

امریکا میں ایک ایسی منفرد گیند تیار کی گئی ہے جس کے ذریعے بآسانی پانی کی سطح پر چلنا، اچھلنا اور قلابازیاں لگانا ممکن ہے۔ 6 فٹ بڑی شفاف رنگ والی اس گیند میں لگی زپ کو کھول کر اس کے اندر کھڑے ہو کر پانی کے اوپر تیرنے اور چلنے کے مزے لوٹے جا سکتے ہیں۔ ایک محدود حد تک پھولنے کی صلاحیت رکھنے والی اس گیند کے ساتھ حفاظت کے لئے رسی بھی منسلک کی گئی ہے جو اس گیند کو تیز ہواؤں کے ساتھ اُڑنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ (روزنامہ جنگ 10 جولائی 2013ء)

فلورائیڈ کی زیادتی سے دانتوں اور ہڈیوں کے امراض

طبی ماہرین نے کہا کہ فلورائیڈ کی زیادتی انسانی جسم میں دانتوں اور ہڈیوں کے امراض پیدا کرتی ہے جبکہ اگر یہ مادہ کسی وجہ سے پینے کے پانی میں شامل ہو جائے تو انسانی جسم پر اس کے شدید مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے سبب فلوروسس نامی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ آلودہ پانی کے استعمال سے کئی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ پانی میں موجود اضافی فلورائیڈ جسم کے مختلف حصوں خصوصاً دانتوں اور ہڈیوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 جون 2013ء)

فر کے ملبوسات پہن کر سڑکوں پر پریڈ

امریکہ کی ریاست ورجینیا میں سینکڑوں افراد نے فر کے ملبوسات پہن کر سڑکوں پر پریڈ کی اور عالمی ریکارڈ بنا دیا۔ شہر پیٹرز برگ میں نکالی جانے والی پریڈ میں 1162 افراد نے حصہ لیا، کسی نے فر کے جوتے پہن رکھے تھے تو کسی نے جانوروں کی طرح دم لگائی ہوئی تھی جبکہ زیادہ تر افراد نے تو مختلف جانوروں کے مکمل کاسٹیوم پہن رکھے تھے۔ فر کاسٹیوم میں ملبوس لوگوں کے سب سے بڑے اجتماع کو گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج کر لیا گیا ہے۔

تصحیح

روزنامہ الفضل 29 جولائی 2013ء کے صفحہ 4 پر کلام الامام کے عنوان سے تین اشعار درج ہیں۔ تیسرا شعر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
نصرت آباد ربوہ میں مکان برقبہ 5 مرلے جس میں بجلی زمینی میٹھا پانی برائے فروخت ہے۔
0333-9791047,0342-3215239

کوٹھی برائے فروخت
کوٹھی برقبہ 14 مرلہ کارنر 4/5 دارالصدر غربی لطیف
چار بیڈروم، اٹیچ باتھ، کچن، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج سٹور، سرونٹ کوارٹر وغیرہ
رابطہ: 0334-8015585,6213614

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

مکان برائے فروخت
ملتان شہر میں کینٹ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک عدد ڈبل سٹوری مکان فروخت کرنا مقصود ہے
جس کا رقبہ 7 مرلہ ہے کارنر کا مکان ہے
فرنٹ 42.6 اور 42.9 فٹ ہے۔ 8 کمرے ہیں
بجلی، پانی، گیس اور ٹیلی فون کی سہولت مہیا ہے
رابطہ نمبر: 0331-7721225

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

مسرور آٹو ورکشاپ
ربوہ میں پہلی بار۔ لیزر ڈیجیٹل ویل الائمنٹ ویل بیلنسنگ اور لوپ شاپ
تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ
بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 03346371992

ربوہ میں سحر و افطار 30 جولائی

انتہائے سحر	3:49
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30 جولائی 2013ء

1:00 am	خطبہ جمعہ 5/ اکتوبر 2007ء
2:00 am	درس القرآن 28 جنوری 1997ء
6:05 am	درس القرآن 28 جنوری 1997ء
8:50 am	خطبہ جمعہ 5/ اکتوبر 2007ء
4:00 pm	درس القرآن 29 جنوری 1997ء

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجئے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10